© rasailojaraid.com

پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیاء مدینہ ماہی والا لیہ

(قسط اول)

مفتی وزیر احمد صاحب نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ایک بالکل اچھوتے عنوان پر قلم اٹھایا ہے، دنیا بھر میں کتابیں لکھی اور چھاپی جاتی ہیں، اور مصنفین رمولفین اور ناشرین کے مابین اکثر نزاعات بھی جنم لیتے رہتے ہیں بسا اوقات ناشرین بڑی زیادتی کرتے ہیں اور مصنفین کا حق دبا لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ طباعتی ادارے بھی مولفین کا استحصال کرتے رہتے ہیں، اور بلا اجازت مصنف خود کتب چھاپ کر فروخت کرنے لگتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر مکتبات جہاں سے کتب کی نکاسی ہوتی ہے وہ بھی کمیشن کے معاملات اور ادائیگیوں کے حوالہ سے اکثر اچھی شہرت نہیں رکھتے۔ آئندہ اقساط میں انشاء اللہ مفتی صاحب ان تمام امور کو شامل فرماتے ہوئے گفتگو فرمائیں گے۔ عسی اللہ ان یھدیھم . (مجلس ادارت)

طباعتِ کتب کے رائج طریقے:

ا۔ طباعتِ کتب یا بکس کی پرنٹنگ کا معاملہ فی زمانہ بالعموم اس طرح طے کیا جاتا ہے" بکس چھپوانے والے صاحبان کمپوزنگ خود کر کے دیتے ہیں یا کمپوزنگ کی اجرت صفحات (پیجز) کے لحاظ سے متعین کی جاتی ہے، پروف ریڈنگ کا مرحلہ بھی کمپوزنگ کی طرح تقسیم شدہ ہوتا ہے کبھی پریس کے کندھے پر اس کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے اور کبھی بک شائع کروانے والے یہ کام اپنے ذمہ لگاتے ہیں، بعد ازاں بک کی ضخامت سامنے آنے کی وجہ سے اس کے تمام پہلو مدنظر رکھتے ہوئے بات چیت پریس کے مالک یا اس کے نائب سے کی جاتی ہے، مثلاً کتاب کا سائز، ٹائٹل کی نوعیت، پیپر سفید یا رنگ دار نیز اہم بات کاغذ کی کوالٹی، پھر بک کی کل کاپیوں کی تعداد، پیکنگ عام ڈبوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں، گفٹ نماڈبوں میں محفوظ کر کے کارٹن میں ڈال دی جائے گی ، پریس سے بک ! مالک اٹھوائے گا یا پریس کی طرف سے بلٹی کروانا ہوگی سب سے آخری بات ''بک'' تیار کب ہوگی؟

ا۔بک چھاپنے کی قیمت طے ہوجانے کے بعد مکمل پیسے یا کچھ دے دئے جاتے ہیں اور کبھی کچھ بھی نہیں دیا جاتا کتاب فائنل ہونے کے بعد قیمت ادا کی جاتی ہے۔

۲۔باقی جمیع امور حسب سابق مگر قیمت طے نہیں کی جاتی ،جب کتاب تیار ہوجاتی ہے پھر''بل'' مالک کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔

۳۔کتاب چھاپنے کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دوران طباعت صرف ہونے والا میٹریل پریس کے پاس نہیں ہوتا بلکہ بک کے مالک کو بتا دیا جاتا ہے کہ خام مال آپ کے آرڈر کے مطابق خریدا جائے گا،اس کا جو بل ہوگا اس پر مزید ہم آپ سے دس فیصد یا کچھ فی صد لیں گے۔

۴۔بک کے مالک کی طرف سے ایک آدمی بطور وکیل قائم کیا جاتا ہے جو بک چھپوانے کے تمام امور بجالاتا ہے۔

۵۔کبھی کتاب چھپوانے والے خام مال خود مہیا کرتے ہیں، اور پریس کو پرنٹنگ اور بائنڈنگ کی قیمت دیتے ہیں۔

ہنوز جو پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں ان میں بیشتر''بیع سلم''،''عقدِ استصناع''،''عقد اجارہ'' اور''وکالت'' کے ذیل میں آتی ہیں،البتہ بعض صورتوں میں اگر کوئی شرط مفسد للعقد ہے یا متعاقدین کے مابین مفضی الی المنازعۃ ،کوئی ایک فریق دوسرے کا ناحق مال دبا رہا ہے تو اس سقم کی اصلاح کرلی جائے ،نیز کسی غلط اور نادرست شرط کی وجہ سے اگر معاملہ فاسد ہو تو شرعی تقاضے کے احترام میں دنیا کے منافع پر نفعِ آخرت کو ترجیح دیتے ہوئے''عقد فاسد'' کو نظر انداز کرنا چاہئے،چنانچہ پرنٹنگ پریس پر بک کا آرڈر دینے سے لیکر بک تیار ہونے کے بعد لے جانے تک متعاقدین کے درمیان قابلِ اصلاح جو معاملات جنم لیتے ہیں ایک نظر ملاحظہ کیجئے۔

(۱) قیمت طے کئے بغیر بک چھاپنا؟

(۲) کمپوزر کی ایسی غلطی جس سے مقصود کتاب فوت ہوجائے ،بلکہ مرتب پر فرد جرم بھی عائد ہوجائے؟

(۳) پیسٹنگ میں ہونے والی غلطی کون بھگتے گا؟

☆الا تعلمان فی الناس من فقد عقله او صحته او هو محبوس او مشغول او مبتلی. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) گستاخانہ، متنازع اور شر انگیز مواد چھاپنا؟

(۵) بک کے مالک نے کمپوزنگ کر کے دی، مگر پریس کے کمپوزر سے فائل ڈیلیٹ ہوگئی؟

(۶) پریس کے مالک کو جو تاوان اور نقصان اٹھانا پڑے کیا وہ پریس میں رکھے ہوئے ملازمین اور مزدوروں سے وصول کرے گا؟

(۷) کیا بک کے آخر میں بچ جانے والے خالی صفحات پر پریس کا مالک کسی قسم کا اشتہار لگا سکتا ہے؟

(۸) کیا چھاپہ خانے کا مالک آخری کاپی کے بچ جانے والے خالی صفحات کاٹ کر اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟

(۹) پیپر، گتا، سائز، فونٹ، خط، کلر خلاف آرڈر لگانے نیز بائنڈنگ اور جلد ناقص ہونے کی صورت میں آرڈر دینے والا کتاب اٹھانے کا ذمہ دار ہوگا؟

(۱۰) کیا پرنٹ مدھم اور بعض صفحات داغ دار ہوں تو پھر بھی بک وصول کرنی پڑے گی۔

(۱۱) بک لے جانے کے بعد اگر اس میں کسی نقص پر مطلع ہوا تو کیا خیارِ عیب کی صورت پیدا ہوگی؟

(۱۲) بک تیار کرنے کا جو ٹائم دیا اس پر کسی وجہ سے بک تیار نہ ہوئی؟

(۱۳) کیا بک چھاپنے والا ادارہ مالک کی اجازت کے بغیر کتاب کی کچھ کاپیاں اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟

(۱۴) کیا آرڈر سے زائد کاپیاں چھاپنے کی صورت میں بک کا مالک اضافی کاپیاں لے گا؟

(۱۵) اجرت لینے کے باوجود اصل کمپوزنگ مالک کو نہ دینا، اور معاملہ طے کرتے وقت یہ بات بک چھپوانے والے کو بتائی بھی نہیں جاتی کہ کمپوزنگ کا بل آپ ادا کریں گے لیکن آپ کو کمپوزنگ نہیں ملے گی؟

(۱۶) بک چھپوانے والا اگر آرڈر دینے کے بعد مکر جائے تو کیا پریس کا مالک پیشگی/ بیعانہ ضبط کر سکتا ہے؟

(۱۷) پرنٹنگ کے دوران بعض پیجز مدہم اور پیپر سکڑنے یا کسی اور وجہ سے بعض صفحات نہ ملنے کی صورت میں کثیر تعداد میں صفحات، کاپیاں، ٹائٹل اور ڈسٹ کور فالتو بچ جاتے ہیں، وسیع پیمانہ پر جن پریسوں پر چھپائی کا کام رہتا ہے وہاں چندماہ گزرنے کے بعد ایسا مواد ٹنوں کے حساب سے جمع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوجاتا ہے جسے سنبھال کر رکھنا بھی پریس مالک کے بس میں نہیں ہوتا تو کیا ایسا مواد دریابرد یا گتا فیکٹری ، زیرزمین دفن کیاجائے یا نذرِ آتش کی بھی کوئی صورت ہے؟ یا کیا پریس مالکان اسے فروخت کرکے اس کی قیمت اپنے تصرف میں لا سکتے ہیں؟

متعاقدین کسی ایک امر کا دائرہ متعین کرلیں۔

متعاقدین کو اولاً چاہیئے کہ وہ باہم طے ہونے والے معاملہ کا دائرہ متعین کرلیں بک چھاپنے اور چھپوانے کا امر ''بیع سلم'' یا ''عقد استصناع''، ''وکالت''، ''عقد اجارہ'' کی صورت میں کریں گے یا کسی اور عقد کے ذیل میں کریں گے، جس کے تحت کرنا چاہیں پہلے اس کا جواز وعدم جواز ملاحظہ کریں، جواز کی صورت میں اس کی شرائط کو ملحوظ رکھیں، عدم جواز کی صورت میں گریز ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کتاب وسنت کی اشاعت کا عمل ہی قرآن وحدیث میں بتلائے گئے اصول کے برعکس ہو چنانچہ مندرجہ بالا عقود کے روا، وعدم روا اور ان کی صحت کی شرائط درج ذیل ہیں۔

کیا بک کی پرنٹنگ کا معاملہ ''بیع سلم'' کی صورت میں کیا جا سکتا ہے؟

بیع سلم سے متعلق جواز کا قول ہے اور جب جواز ہے تو اس کی صحت سے متعلق جو شرائط ہیں اگر انہیں ''بک پرنٹنگ'' میں ملحوظ رکھا جاسکتا ہے، تو پھر کتابوں کی چھپائی کا امر بیع سلم کی صورت میں بھی درست ہونا چاہیے۔ چنانچہ ''بیع سلم'' کے جواز اور صحت پر فقہاء احناف کے دلائل اور اقوال ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلسَّلَمُ عَقْدٌ مَشْرُوعٌ بِالْکِتَابِ وَھُوَ اٰیَۃُ الْمُدَایَنَۃِ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَحَلَّ السَّلَفَ الْمَضْمُوْنَ وَاَنْزَلَ فِیْھَا اَطْوَلَ اٰیَۃٍ فِیْ کِتَابِہٖ وَتَلَا قَوْلَہٗ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِذَا تَدَایَنْتُم بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ اَلْاٰیَۃَ وَبِالسُّنَّۃِ وَھُوَ مَارُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَھٰی عَنْ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَ الْاِنْسَانِ وَرَخَّصَ فِی السَّلَمِ وَالْقِیَاسُ وَاِنْ کَانَ یَابَاہُ وَلٰکِنَّا تَرَکْنَاہُ بِمَا رَوَیْنَاہُ وَوَجْہُ الْقِیَاسِ اَنَّہٗ بَیْعُ الْمَعْدُوْمِ اِذْالْمَبِیْعُ ھُوَالْمُسْلَمُ فِیْہِ.

سلم ایک ایسا عقد ہے جو کتاب یعنی ایت مداینت سے مشروع ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے سلم مضمون کو حلال کیا اور اس کی بابت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنی کتاب میں بہت بڑی آیت اتاری اور ابن عباس نے باری تعالیٰ کا قول

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ

تلاوت کیا اور سنت سے بھی ثابت ہے، اور وہ یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے ایسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا ہے جو انسان کے پاس نہ ہو اور سلم کی اجازت دی ہے اور قیاس اگرچہ سلم کے جواز کا انکار کرتا ہے لیکن ہم نے اس کو حدیث مذکور کی وجہ سے ترک کر دیا ہے اور وجہ قیاس یہ ہے کہ سلم میں مبیع معدوم ہے کیونکہ مبیع وہی چیز ہے جو مسلم فیہ ہے۔ (ہدایہ، ۳/۹۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور) و

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَأَمَّا السُّنَّةُ: فَمَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: "مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ". وَأَمَّا الْإِجْمَاعُ: فَقَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ: أَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ السَّلَمَ جَائِزٌ، وَلِأَنَّ بِالنَّاسِ حَاجَةً إِلَيْهِ؛ لِأَنَّ أَرْبَابَ الزُّرُوعِ وَالثِّمَارِ وَالتِّجَارَاتِ يَحْتَاجُونَ إِلَى النَّفَقَةِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَوْ عَلَى الزُّرُوعِ وَنَحْوِهَا حَتَّى تَنْضَجَ، فَجُوِّزَ لَهُمُ السَّلَمُ دَفْعًا لِلْحَاجَةِ وَقَدِ اسْتُثْنِيَ عَقْدُ السَّلَمِ مِنْ قَاعِدَةِ عَدَمِ جَوَازِ بَيْعِ الْمَعْدُومِ، لِمَا فِيهِ مِنْ تَحْقِيقِ مَصْلَحَةٍ اقْتِصَادِيَةٍ، تَرْخِيصًا لِلنَّاسِ، وَتَيْسِيرًا عَلَيْهِمْ.

اور بہرحال سنت سے (بیع سلم کا ثبوت) وہ روایت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ ایک سال، دو سال، تین سال کی (میعاد پر) پھلوں میں سلم کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی کسی چیز میں سلم کرنا چاہے، تو وہ معلوم پیمانہ، معلوم وزن اور وقت معلوم تک سلم کرے۔

اور اجماع سے اس کا ثبوت! ابن منذر کہتے ہیں "کہ ہم نے جن اہل علم سے اکتساب کیا ہے وہ اس امر کے قائل ہیں کہ سلم جائز ہے، لوگوں کو اس کی ضرورت رہتی ہے، کیونکہ کھیتی، باغات مالک اور تاجروں کو اپنی ذات اور فصلات پر خرچ کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے حتی کہ پک جائیں، لہذا دفع حاجت کی بنا پر اس کا جواز ہے اور "عقد سلم" معدوم اشیاء کی بیع کے عدم جواز کے قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس میں اقتصادی مصلحت کے پیش نظر لوگوں کے لئے رخصت اور آسانی پائی جاتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ:۴/۳۵۸ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سلم کی بعض اصطلاحات:

رب السلم: بیع سلم میں مشتری کورب السلم کہتے ہیں، لہذا بک چھپوانے والا رب السلم ٹھہرے گا۔

مسلَّم الیہ: بیع سلم میں چیز فروخت کرنے والے کو مسلم الیہ کہتے ہیں، تو پرنٹنگ پریس کے مالک کو مسلم الیہ سے تعبیر کیا جائے گا۔

راس المال: بک کا مالک جو پیسے معاملہ طے کرتے وقت ادا کرے گا، ان کو راس المال۔

مسلم فیہ: جس چیز پر عقد ہوا سے مسلم فیہ کہا جاتا ہے، جس کتاب کے لینے کا امر طے پائے گا اس بک کو مسلم فیہ کہیں گے۔

رکن سلم: بیع سلم کا رکن ''ایجاب اور قبول'' ہے، حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ایجاب! لفظِ سلم، سلف اور بیع ہے۔

بیع سلم کی تعریف: ''بیع اجل بعاجل'' یعنی راءس المال نقدی اور مبیع دین ہوتا ہے، بک پرنٹنگ میں اگر پیسے نقد دئے جائیں، بک بعد میں لینے کا وقت معین کیا جائے تو ایسے معاملہ پر ''بیع سلم'' کا اطلاق ہوگا۔

شرائط صحتِ بیع سلم:

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَلَایَصِحُّ السَّلَمُ عِنْدَ اَبِی حَنِیفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیہِ اِلَّا بِسَبْعِ شَرَائِطَ ،

جِنْسٌ مَعْلُومٌ کَقَوْلِنَا حِنطَۃٌ اَوْ شَعِیر

وَنَوْعٌ مَعْلُومٌ کَقَوْلِنَا سَقِیَّۃٌ اَوْ بَخَسِیَّۃٌ

وَصِفَۃٌ مَعْلُومَۃٌ کَقَوْلِنَا جَیِّدٌ اَوْ رَدِیءٌ

وَمِقْدَارٌ مَعْلُومٌ کَقَوْلِنَا کَذَا کَیْلًا بِمِکْیَالٍ مَعْرُوفٍ اَوْ کَذَاوَزْنًا

وَاَجَلٌ مَعْلُومٌ

وَالْاَصْلُ فِیہِ مَارَوَیْنَاوَالْفِقْہُ فِیہِ مَا بَیَّنَّا......وَمَعْرِفَۃُ مِقْدَارِرَأسِ الْمَالِ اِذَاکَانَ یَتَعَلَّقُ الْعَقْدُ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عَلٰی مِقْدَارِہٖ کَالْمَکِیْلِ وَالْمَوْزُوْنِ وَالْمَعْدُوْدِ وَتَسْمِیَۃُ الْمَکَانِ الَّذِیْ یُوْفِیْہِ فِیْہِ اِذَا کَانَ لَہٗ حَمْلٌ وَمُؤْنَۃٌ وَقَالَا لَا یَحْتَاجُ اِلٰی تَسْمِیَۃِ رَأْسِ الْمَالِ اِذَا کَانَ مُعَیَّنًا وَلَا اِلٰی مَکَا نِ التَّسْلِیْمِ وَیُسَلِّمُہٗ فِی مَوْضِعِ الْعَقْدِ۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عقد سلم صحیح نہیں مگر سات شرائط کے ساتھ:

جنس معلوم ہو جیسے ہمارا قول ''گندم'' یا ''جو''

اور نوع معلوم ہو جیسے ہمارا قول سقیہ یا بخسیہ

اور صفت معلوم ہو جیسے ہمارا قول عمدہ یا ردی

اور مقدار معلوم ہو جیسے ہمارا قول کہ معروف پیمانے سے اتنے کیل ہوں یا اس قدر وزن ہو

اور مدت کا تعین ہو

اور اس میں اصل وہ حدیث ہے جو ہم نے روایت کی ہے اور اس میں عقلی دلیل وہ ہے جو ہم بیان کر چکے،......رأس المال کی مقدار کی معرفت جب عقد اس کی مقدار سے متعلق ہو جیسے ماپی ہوئی، وزن کی گئی اور شمار کی جانے والی اشیا اور اس جگہ کا بیان کرنا جس میں مسلم فیہ ادا کریگا جبکہ مسلم فیہ کے لیے بوجھ ہو اور (اس پر) خرچ پڑتا ہو اور صاحبین نے فرمایا کہ راس المال بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے جبکہ وہ معین ہو اور نہ مسلم فیہ سپرد کرنے کی جگہ محتاج بیان ہے، بلکہ موضع عقد میں سپرد کریگا۔

(ہدایہ؛۴/۱۰۰، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَاَمَّا الَّذِیْ یَرْجِعُ اِلَی الْمُسْلَمِ فِیْہِ فَاَنْوَاعٌ اَیْضًا

وَمِنْهَا : اَنْ یَکُوْنَ مَعْلُوْمَ النَّوْعِ کَقَوْلِنَا حِنْطَۃٌ سَقِیَّۃٌ اَوْ نَحِسِیَّۃٌ تَمْرٌ بَرْنِیٌّ اَوْ فَارِسِیٌّ هٰذَا اِذَا کَانَ مِمَّا یَخْتَلِفُ نَوْعُہٗ فَاِنْ کَانَ مِمَّا لَا یَخْتَلِفُ فَلَا یُشْتَرَطُ بَیَانُ النَّوْعِ۔

وَمِنْهَا: اَنْ یَکُوْنَ مَعْلُوْمَ الصِّفَۃِ کَقَوْلِنَا جَیِّدٌ اَوْ وَسَطٌ اَوْرَدِیءٌ

۔ وَمِنْهَا : اَنْ یَکُوْنَ مَعْلُوْمَ الْقَدْرِ بِالْکَیْلِ اَوِ الْوَزْنِ اَوِ الذَّرْعِ لِاَنَّ جَهَالَۃَ النَّوْعِ وَالْجِنْسِ وَالصِّفَۃِ وَالْقَدْرِ جَهَالَۃٌ مُفْضِیَۃٌ اِلَی الْمُنَازَعَۃِ وَاَنَّهَا مُفْسِدَۃٌ لِلْعَقْدِ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ : ''مَنْ اَسْلَمَ مِنْکُمْ فَلْیُسْلِمْ فِی کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ''۔

وَمِنْهَا : اَنْ یَکُوْنَ مَعْلُوْمَ الْقَدْرِ بِکَیْلٍ اَوْ وَزْنٍ اَوْ ذَرْعٍ یُوْمَنُ عَلَیْہِ فَقْدُہٗ عَنْ اَیْدِی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

النَّاسِ فَاِنْ کَانَ لَا یُومَنُ فَا لسَّلَمُ فَاسِدٌ

''مسلم فیہ'' میں ذیلی شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) اس کی قسم بیان کی جائے ،لیکن یہ شرط تب ہے جب اس کی انواع واقسام مختلف ہوں،اگراس کی ایک ہی نوع ہوتو پھراس کا بیان کرنا غیرضروری ہے جیسا کہ گندم اور کھجور کی متنوع اقسام پائی جاتی ہیں سقیۃ اورنخسیۃ تمر برنی اور فارسی ۔

(۲) اس کی صفت بیان کی جائے کہ وہ عمدہ ہوگی یا میانی ، ردی۔

(۳) کیل یاوزن ،عدد، گز سے مسلم فیہ کی مقدار معلوم ہو، کیونکہ نوع جنس ،صفت اور مقدار میں جہالت باعث نزاع ہے اور مفسد عقد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جوسلم کرے وہ کیل معلوم ،وزن معلوم اوروقت معلوم تک سلم کرے۔

(۴) مسلم فیہ کی مقدار ایسے پیمانے یاوزن ،گز معلوم سے ہوکہ لوگوں سے اس کے معدوم ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو،اگرایسی چیز سے ہوجس کے مفقود ہونے کا خدشہ ہوتوسلم فاسد ہوگی۔

(بدائع الصنائع ؛۴/۴۴۰ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ لاہور)

کونسی اشیاء میں ''بیع سلم'' ہوسکتی ہے؟

جن اشیاء کی صفت کو بیان کرنا ممکن ہو،اُن سب میں بیع سلم صحیح ہے اور جن کی صفت کا احاطہء بیان میں نہ آئے ان میں بیع سلم فاسد ہے،البتہ معمولی فرق مفسد للعقد نہیں ۔

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَمِنْهَا: اَنْ یَکُونَ مِمَّا یُمْکِنُ اَنْ یُضْبَطَ قَدْرُہُ وَ صِفَتُهُ بِالْوَصْفِ عَلٰی وَجْهٍ لَا یَبْقَی بَعْدَالْوَصْفِ اِلَّا تَفَاوُتٌ یَسِیْرٌ، فَاِنْ کَانَ مِمَّا لَا یُمْکِنُ وَ یَبْقَی بَعْدَالْوَصْفِ تَفَاوُتٌ فَاحِشٌ لَا یَجُوزُ السَّلَمُ فِیْهِ لِاَنَّهُ اِذَا لَمْ یُمْکِنْ ضَبْطُ قَدْرِہٖ وَصِفَتِهٖ بِالْوَصْفِ یَبْقَی مَجْهُولَ الْقَدْرِ اَوِالْوَصْفِ جَهَالَةً فَاحِشَةً مُفْضِیَةً اِلَی الْمُنَازَعَةِ وَاِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِلْعَقْدِ .وَبَیَانُ ذٰلِکَ اَنَّهُ یَجُوْزُ السَّلَمُ فِی الْمَکِیْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ الَّتِیْ تَحْتَمِلُ التَّعْیِیْنَ وَالْعَدَدِیَّاتِ الْمُتَقَارِبَةِ،اَمَّا الْمَکِیْلَاتُ وَالْمَوْزُوْنَاتُ فَلِاَنَّهَا مُمْکِنَةُ الضَّبْطِ قَدْرًا وَصِفَةً عَلٰی وَجْهٍ لَا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يَبْقَى بَعْدَ الْوَصْفِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جِنْسِهِ وَنَوْعِهِ اِلَّا تَفَاوُتٌ يَسِيْرٌ لِاَنَّهَا مِنْ ذَوَاتِ الْاَمْثَالِ وَكَذٰلِكَ الْعَدَدِيَّاتُ الْمُتَقَارِبَةُ مِنَ الْجَوْزِ وَالْبَيْضِ ،لِاَنَّ الْجَهَالَةَ فِيْهَا يَسِيْرَةٌ لَا تُفْضِيْ اِلَى الْمُنَازَعَةِ وَ صَغِيْرُ الْجَوْزِ وَالْبَيْضِ وَكَبِيْرُ هُمَا سَوَاءٌ لِاَنَّهُ لَا يَجْرِى التَّنَازُعُ فِي ذَالِكَ الْقَدْرِ مِنَ التَّفَاوُتِ وَبَيْنَ النَّاسِ عَادَةً فَكَانَ مُلْحَقًا بِالْعَدَمِ فَيَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهَا عَدَدًا وَكَذٰلِكَ كَيْلًا وَهٰذَا عِنْدَنَا ،وَقَالَ زُفَرُ لَا يَجُوْزُ.

(بیع سلم کا جواز ایسی اشیاء میں ہے)جن کی مقدار اور وصف کو بیان کرنا اس طرح ممکن ہو کہ وصف (کے ضبط) کے بعد معمولی فرق باقی رہ جائے۔اگر ایسی چیز ہو کہ جس کی (مقدار کا بیان)ممکن نہ ہو اور وصف کے بعد بھی تفاوت فاحش باقی رہے تو اس میں سلم جائز نہیں کیونکہ جب اس کی مقدار اور وصف کو ضبط میں لانا ممکن نہیں تو وہ مجہول القدر اور جہالت فاحش کے ساتھ مجہول الوصف ہونے کی وجہ سے مفضی الی النزاع ٹھہرے گی اور باعث نزاع مفسد للعقد ہوا کرتا ہے۔اور اس کی تفصیل یوں ہے کہ سلم ان مکیلی اور موزونی اشیاء میں جائز ہے جو تعیین کا احتمال رکھتی ہیں اور ان اشیاء میں بھی جائز ہے جو عددی متقاربہ ہوں۔

مکیلی اور موزونی (میں بیع سلم کا جواز اس لئے ہے) مقدار اور صفت کے اعتبار سے ان کو ضبط میں لانا اس حد تک ممکن ہے کہ جنس اور نوع کے بیان کے بعد معمولی فرق باقی رہ جاتا ہے کیونکہ (مکیلی اور موزونی)اشیاء ذوات الامثال سے ہیں،علی ھذا القیاس اخروٹ اور انڈا عددیات متقاربہ سے ہیں کیونکہ ان میں جہالت معمولی ہے ،مفضی الی النزاع نہیں۔اخروٹ اور انڈے کا چھوٹا بڑا ہونا یکساں ہے کیونکہ اس قدر تفاوت میں نزاع نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کی عادت ہے(اس قدر تفاوت)ملحق بالعدم ہے تو ان میں گنتی کے لحاظ سلم جائز اور ایسے ہی ماپ کے اعتبار سے اور یہ ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک ہے اور امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جائز نہیں۔ (بدائع الصنائع ؛۴/۴۴۱ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ لاہور)

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(قَوْلُهُ وَيَصِحُّ فِيْمَا اَمْكَنَ ضَبْطُ صِفَتِهٖ)لِاَنَّهُ دَيْنٌ وَهُوَ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِالْوَصْفِ فَاِذَا لَمْ يُمْكِنْ ضَبْطُهُ بِهٖ يَكُوْنُ مَجْهُوْلًا جَهَالَةً تُفْضِيْ اِلَى الْمُنَازَعَةِ فَلَا يَجُوزُ كَسَائِرِ الدُّيُوْنِ نهر

جن اشیاء کی صفت کو ضبط کرنا ممکن ہے،ان میں "سلم" صحیح ہے کیونکہ وہ دین ہے اور دین کی معرفت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوائے وصف کے نہیں ہوسکتی اور جب صفت کو ضبط کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ایسی جہالت باعث نزاع ہوگی، تو دیگر دیون کی طرح عدام جواز ہوگا۔ (فتاویٰ شامی:۴/ ۲۲۷ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابواللیث نصر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَيَجُوزُ السَّلَمُ فِي جَمِيعِ مَا يُمْكِنُ ضَبْطُهُ بِالصِّفَةِ كَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالثِّيَابِ

جتنی اشیاء کی صفت کو بیان کرنا ممکن ہے، ان سب میں سلم جائز ہے جیسے گندم، جو اور کپڑے۔ (خزانۃ الفقہ:۱۷۹، مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک)

مندرجہ بالا تصریحات کی رو سے بالعموم جن اشیاء کی صفت کو ضبط میں لانا ممکن ہو، اُن تمام میں سلم درست ہے اور جن چیزوں کی صفت کو بیان کرنا ناممکن ہو ان میں سلم فاسد ہے تو اس پس منظر میں بکس کی صفات کے جمیع پہلوؤں کو احاطہ ضبط میں لانا جب ممکن ہے تو عقد سلم کی رو سے معاملہ طے کرنا صواب ہے، جدید سہولیات کے پیش نظر بک کی ایک کاپی بطور نمونہ تیار کر کے متعاقدین کو مجلس عقد میں سامنے رکھ کر عقد سلم کرنا کوئی دشوار معاملہ نہیں چہ جائے گے تمام امور ''انٹرنیٹ'' کی مدد سے طے کرنا اور آسان ہیں۔

مجلسِ عقد میں راس المال پر قبضہ ضروری ہے:

جب متعاقدین عقد سلم کریں تو تفریق سے قبل رأس المال پر مجلس عقد میں فعلاً قبضہ کرنا ضروری ہے، ورنہ عقد سلم باطل ہوگا۔ اگر مجلس عقد میں رأس المال پیش نہ کیا جائے تو پھر سلم کے معانی بھی فوت ہو جاتے ہیں کیونکہ سلم کو ایک تو اس وجہ سے سلم کہتے ہیں کہ یہ ''اسلم'' سے مأخوذ ہے اور ہمزہ سلب کے لئے ہے تو گویا کہ رب السلم رأس المال مسلم الیہ کو دے کر اس کی سلامتی ختم کر دیتا ہے اور دوسرا اس باعث سے اس کو سلم کہا جاتا ہے کہ یہ ضیغہ تسلیم سے لیا گیا ہے جس کا معنی سپرد کرنا ہے اور اس میں چونکہ رأس المال مجلس میں سپرد کر دیا جاتا ہے اس لئے اسے سلم کہنا بے جانہ ہوگا۔

پرنٹنگ پریس پر عقد سلم کی صورت میں بک کا معاملہ طے کرنے کی صورت میں رأس المال (پیسے) مجلس عقد میں ادا کرنا ضروری ہیں ورنہ عقد فاسد ہوگا۔۔۔ (جاری............)

☆البلاء یقرب بینک وبین اللہ لا یصلحک الدعاء ویذہب عنک الکبر والعجب والفخر.☆

© rasailojaraid.com